سرکاری رپورٹ

نواں بجٹ اجلاس

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی اجلاس

منعقدہ دوشنبہ مورخہ ۱۹ جون ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۴ ذیقعد ۱۴۰۹ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
۱	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲	سوالات ان کے جوابات	۲
۳	رخصت کی درخواستیں	۳۱
۴	تحریک استحقاق (ایوان کی کمیٹیاں تشکیل نہ دیئے جانے کی بابت) منجانب نواب محمد اسلم رئیسانی	۳۲
۵	تحریک التواء (صوبہ میں اساتذہ کی گرفتاریاں) منجانب میر محمد صادق عمرانی	۳۷
۶	ضمنی بجٹ پر بحث مطالبات و مطالبات زر بابت سال ۱۹۸۸-۸۹ پر رائے شماری اور منظوری	۴۹

جلد پنجم

شمارہ سوئم

چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نواں/بجٹ اجلاس

مورخہ ۱۹ جون ۱۹۸۹ء بمطابق ۱۴ ذلیقعد ۱۴۰۹ھ بروز دوشنبہ زیر صدارت اسپیکر جناب محمد اکرم بلوچ صبح دس بجے صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولوی عبدالمتین اخوندزادہ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۝

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

ترجمہ۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا وہ شخص جسے اللہ نے بادشاہت دی اور وہ اس کے گھمنڈ میں ابراہیمؑ سے اس کے رب کے بارے میں جھگڑا کرنے لگا جب (اس مناظرے میں) جناب ابراہیمؑ نے کہا میرا رب تو وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور موت بھی دیتا ہے۔ تو (اس پر) وہ کہنے لگا زندگی اور موت تو میں بھی دیتا ہوں۔ تو جناب ابراہیمؑ ابراہیم نے کہا میرا رب تو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے تو ذرا اسے مغرب سے لے آ یہ سن کر وہ کافر مبہوت ہو گیا اور اللہ تعالیٰ (کفر پر اصرار کرنے والے) ظالموں کو ہدایت کی راہ نہیں دکھاتا۔

مسٹر محمد صادق عمرانی ۔

جناب اسپیکر میں نے ایک تحریک التواء پیش کی ہے ۔.........

جناب اسپیکر ۔

وقفہ سوالات کے بعد آپکی تحریک التواء لی جائیگی تشریف رکھیں ۔

وقفہ سوالات

معزز اراکین اب وقفہ سوالات ہے ۔میر چاکر خان ڈومکی صاحب اپنا سوال پوچھیں ۔

×۴۔ سردار چاکر خان ڈومکی

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائینگے کہ

(الف) صوبہ بلوچستان میں تحصیلوں اور سب تحصیلوں کی کل تعداد کس قدر ہے ۔

(ب) کن کن تحصیلوں میں بندوبست اراضی مکمل ہوا ہے اور کن تحصیلوں میں ہنوز بندوبست اراضی ہونا باقی ہے ۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ قواعد بندوبست اراضی کے تحت عرصۂ پچیس سال گذرنے پر تجدید بندوبست (Re-Setlelmene) لازمی ہوتا ہے

(د) اگر جزو (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو قواعد بندوبست اراضی کے تحت کن کن تحصیلوں میں تجدید بندوبست (Re-Setlelmene) کیا گیا ہے ۔ نیز یہ بھی بتایا جائے

کہ سیٹلمنٹ شدہ تحصیلوں میں کتنی مرتبہ چار سالہ جمعبندیاں مرتب کی گئی ہے ۔

وزیر مال ۔

بنر (الف تا د) کی تفصیلات گوشوارہ میں مندرجہ میں جو کہ درج ذیل ہے

۱	ب		ج	د	کیفیت
	بندوبست شدہ تحصیل یا	غیر بندوبست شدہ تحصیل یا			
	I	II			
	کوئٹہ	ڈویژن			
فیل یا علاقہ تحصیل یا جو کہ ل S ١٠	۱۔ تحصیل کوئٹہ ۲۔ تحصیل پشین ۳۔ تحصیل چمن ۴۔ تحصیل ژوب ۵۔ تحصیل دالبندین ۶۔ تحصیل نوکنڈی ۷۔ سب تحصیل پنجپائی ۸۔ سب تحصیل برشور ۹۔ سب تحصیل کاریزات ۱۰۔ سب تحصیل دم زئی ۱۱۔ سب تحصیل گلستان	NIL	قواعد کے مطابق ہر بندوبست کی میعاد مقرر کی جاتی ہے جس کے پورا ہونے پر دوبارہ بندوبست (ReSettlement) کرانا ضروری ہوتا ہے۔ اوسطاً یہ میعاد تیس سال بھی ہوتی ہے ۔	تحصیل کوئٹہ میں بندوبست کیا گیا ہے ۔ تحصیل پشین میں بھی تجدید بندوبست کیا گیا ہے ۔ (۱) کوئٹہ تحصیل میں جمعبندیاں صرف ۱۹۶۶ء تک مکمل کی گئی ہیں بقیہ کام متفرق کاموں کی زیادتی کی وجہ سے نہ ہو سکے ۔ (۲) پشین تحصیل میں جمعبندیاں ۱۹۷۲ء تک مکمل کی گئی ہیں ۔ اسکے بعد کوئی کام نہیں ہوا ہے ۔ (۳) چمن تحصیل میں جمعبندیوں کا کام نہیں ہوا	

ا	ب		ج	د	کیفیت
	کوئٹہ	ڈویژن			
	۱۲ سب تحصیل دربندی ۱۳، سب تحصیل تفتان			۴) سب تحصیل پنجپائی میں جمعبندیاں تیار نہیں کی گئی ہیں۔ وجہ کام کی زیادتی بتائی جاتی ہے۔ ۵) تحصیل نوشکی، تحصیل دالبندین تحصیل نوکنڈی، سب تحصیل تفتان اور سب تحصیل چاغی میں پچھلی تین چار سالہ تقریباً جمعبندیاں نامکمل ہیں جن پر کام ہو رہا ہے	

الف	ب		ج	د	کیفیت
	۱۴۔ سب تحصیل چاغی			۸۰ فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ بقیہ اگلے تین ماہ میں ہو جائے گا۔	
	قلات	ڈویژن			
	۱۵۔ تحصیل مستونگ	۱) تحصیل قلات		عملے کی کمی کے باعث چار سالہ جمعبندیاں	تحصیل زہری، سب تحصیل سارونہ
	۱۶۔ تحصیل خضدار	۲) تحصیل زہری		تیار نہیں کی گئی ہیں ضلع خضدار نے	سب تحصیل اڑنجی، اور سب تحصیل جھل جھاؤ
	۱۷۔ تحصیل وڈھ	۳) تحصیل خاران		سٹیشنری و فارم وغیرہ طلب کئے ہیں	میں بندوبست اراضی شروع کیا گیا تھا
	۱۸۔ تحصیل آواران	۴) سب تحصیل سوراب		جن کی دستیابی پر کام شروع ہو گا۔	لیکن آگے نہ چل سکا جس کی وجہ
	۱۹۔ تحصیل مشکے	۵) سب تحصیل گزگ			زمینداران و نگران کے تنازعات ہیں۔
	۲۰۔ تحصیل بیلہ	۶۔ سب تحصیل سارونہ			۲۔ تحصیل خاران، سب تحصیل واشک
	۲۱۔ تحصیل اوتھل	۷۔ سب تحصیل اڑنجی			میں بندوبست کا کام ہو رہا ہے
	۲۲۔ تحصیل لاکھڑہ	۸۔ سب تحصیل جھل جھاؤ			۳۔ تحصیل قلات، سب تحصیل سوراب
	۲۳۔ تحصیل حب	۹۔ سب تحصیل واشک			اور سب تحصیل گزگ میں بندوبست کا کام ہو رہا ہے۔
	۲۴۔ تحصیل وندر				
	۲۵۔ تحصیل دریجی				
	۲۶۔ تحصیل کنراج				
	۲۷۔ تحصیل ماشکیل				
	۲۸۔ سب تحصیل منگوچر				
	۲۹۔ سب تحصیل جھل جہاں				
	۳۰۔ سب تحصیل گردکاپ				
	۳۱۔ سب تحصیل دشت				
	۳۲۔ سب تحصیل کھڈ کوچہ				

ا	ب		ج	د	کیفیت
	قلات	ڈویژن			
	۳۳۔ سب تحصیل جولا ۳۴۔ سب تحصیل کرخ ۳۵۔ سب تحصیل نال ۳۶۔ سب تحصیل اوناچ ۳۷۔ سب تحصیل لیاری ۳۸۔ سب تحصیل بیلہ				

ب		ج	د	
مکران	ڈویژن			کیفیت
۳۔ تحصیل اوڑما	۱۰) تحصیل تربت ۱۱) تحصیل تمپ ۱۲) تحصیل مند ۱۳) تحصیل گوادر ۱۴) تحصیل جیونی ۱۵) تحصیل پسنی ۱۶) تحصیل پنجگور ۱۷) سب تحصیل بلیدہ ۸) - سب تحصیل ہوشاب ۱۹) سب تحصیل بل نگور ۲۰) سب تحصیل سامراں ۲۱) سب تحصیل دشت ۲۲) سب تحصیل [illegible] ۲۳) سب تحصیل پاروم ۲۴) سب تحصیل کچک		تحصیل اوڑمارہ کی جمعبندیاں مکمل نہیں کی گئی ہیں ۔	تحصیل تربت ، سب تحصیل ہوشاب سب تحصیل دشت ، سب تحصیل بل نگور میں بندولبست کا کام ہو رہا ہے ۔

ا	ب		ج	د	کیفیت
	سبی	ڈویژن			
	۴۰۔ تحصیل سبی ۴۱) تحصیل ہرنائی ۴۲) تحصیل زیارت ۴۳) تحصیل ڈیرہ بگٹی ۴۴) تحصیل سوئی ۴۵) تحصیل بھیلاد غ ۴۶) سب تحصیل سانگان ۴۷) سب تحصیل کوٹ منڈائی ۴۸) سب تحصیل سنگ سیلاچ ۴۹) سب تحصیل لوٹی ۵۰) سب تحصیل پیرکوہ ۵۱) سب تحصیل مالدم ۵۲) سب تحصیل بیکڑ ۵۳) تحصیل کوہلو ۵۴) تحصیل کاہان ۵۵ تحصیل میوند	NIL		سبی زیارت تحصیل ہا میں تجدید بندوبست ہا گیا ہے ۔ ۱) تحصیل سبی کی ۶۸ جمعبندیاں مکمل کی گئی ہیں۔ جبکہ بقیہ ۸۸ پر کام ہو رہا ہے ۔ ۲) تحصیل ہرنائی کی ۶۲ جمعبندیاں مکمل کی گئی ہیں جبکہ ۳۳ پر کام ہو رہا ہے ۔ ۳) تحصیل زیارت کی جمعبندیاں سال ۱۹۸۲ تک مکمل ہیں ۔جبکہ بقیہ پر کام ہو رہا ہے جو کہ جون ۸۹ تک مکمل ہو جائے گا ۔ وجوہات کام کی زیادتی بیان کی گئی ہے ۔ ۴) تحصیل ڈیرہ بگٹی تحصیل سوئی، تحصیل بھلاغ سب تحصیل سنگ سیلاچ، سب تحصیل لوٹی، سب تحصیل مالدم سب تحصیل بیکڑ، سب تحصیل پیرکوہ میں جمعبندیاں زیر تکمیل ہیں ۔	

ا	ب		ج	د	کیفیت
	نصیر آباد ۵۶) تحصیل اوستہ محمد ۵۷) تحصیل جھٹ پٹ ۵۸) تحصیل ڈیرہ مراد جمالی ۵۹) تحصیل تمبو ۶۰) ″ ڈھاڈر ۶۱) ″ بھاگ ۶۲ ″ لہڑی ۶۳ ″ گنداوہ ۶۴ ″ جھل مگسی ۶۵ سب تحصیل چھتر ۶۶ ″ ″ سنی ۶۷ ″ ″ بالاناڑی ۶۸ ″ ″ مچھ بولان ۶۹ ″ ″ میر پور	ڈویژن		۱: تحصیل اوستہ محمد اور تحصیل جھٹ پٹ میں پہلی تین چار سالہ جمعبندیاں مکمل کی گئی ہیں، جبکہ چوتھی زیر تکمیل ہے ۲: تحصیل ڈیرہ مراد جمالی، تمبو، اور سب تحصیل چھتر میں جمعبندیاں باقاعدگی سے تیار کی جا رہی ہیں ۳: تحصیل ڈھاڈر، تحصیل بھاگ، تحصیل لہڑی تحصیل گنداوہ، تحصیل جھل مگسی، سب تحصیل سنی سب تحصیل بالاناڑی، سب تحصیل مچھ بولان اور سب تحصیل میر پور میں چار سالہ جمعبندیاں بوجہ قلت عملہ تیار نہیں کی گئی ہیں ــ	(چار سالہ جمعبندی)

ا	ب		ج	د	کیفیت
	ژوب	ڈویژن			
	٧٠) تحصیل بوری ٧١) تحصیل موسیٰ خیل ٧٢) تحصیل بارکھان ٧٣) تحصیل دکی ٧٤) تحصیل ژوب ٧٥) تحصیل قمرالدین کاریز ٧٦) تحصیل مسلم باغ ٧٧) تحصیل قلعہ سیف اللہ ٧٨) سب تحصیل مینختر ٧٩) سب تحصیل سمبازا ٨٠) سب تحصیل سنجاوی ٨١) سب تحصیل کنشتوت ٨٢) سب تحصیل آشیواٹ ٨٣) سب تحصیل لوئے بند	٢٥) سب تحصیل شیرانی		حلقہ بندیاں مکمل نہیں ہوئیں ہیں۔	

سردار میر چاکر خان ڈومکی

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ سب تحصیل جھل جھاؤ میں زمینداروں کے جھگڑے کی وجہ سے بندوبست کا کام نہ ہو سکا جناب والا! میں پوچھنا چاہتا ہوں اس جھگڑے کا تصفیہ کب تک ہو گا؟ -

وزیر مال -

یہ وہاں کا مسئلہ ہے سیٹلمنٹ کے سلسلہ میں -

سردار میر چاکر خان ڈومکی -

(ضمنی سوال) جناب اسپیکر بلوچستان کی کل ایک سو آٹھ تحصیلیں ہیں آپ ملاحظہ فرمائیں اور صرف ایک تحصیل کوئٹہ میں سیٹلمنٹ ہوئی ہے اور وہ بھی اکتالیس سالوں کے بعد جناب والا! سیٹلمنٹ ریونیو ریکارڈ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے ابھی تک سیٹلمنٹ مکمل نہ ہونے کی کیا وجہ ہے؟

وزیر مال -

جناب والا، ابھی تک سیٹلمنٹ نہیں ہو سکی - ہم کوشش کر رہے ہیں انشاءاللہ سیٹلمنٹ کا مسئلہ حل ہو جائیگا -

سردار میر چاکر خان ڈومکی -

جناب اسپیکر! وزیر صاحب نے نامکمل جواب دیا ہے جزو ج بالکل خالی آرہا ہے

وزیر مال ۔

خالی نہیں ہے معزز ممبر ذرا پڑھیں ۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی ۔

جناب والا ! میں نے پڑھا ہے ۔ خالی ہے ۔ باقی جیسے آپکی مرضی ۔

وزیر مال ۔

میرے خیال میں تو واضح ہے اسے میں دوبارہ پڑھتا ہوں ۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی ۔

جناب اسپیکر میں نے پوچھا ہے کہ قواعد وضوابط بتائے جائیں جن کے تحت تحصیلداروں میں کتنی مرتبہ چہار سالہ جمعبندیاں مکمل ہوئی ہیں ؟

نواب محمد اسلم رئیسانی ۔

(ضمنی سوال) جناب والا ! نصیر آباد ڈویژن کے ضلع کچھی کی سب تحصیل گنداوا کو اس میں شامل نہیں کیا گیا ہے نہ اس کے بندوبست اراضی کے متعلق بتایا گیا ہے کیا وجہ ہے ؟

وزیر مال ۔

شاید ذہن میں نہیں آیا ہے بعد میں شامل کر دیں گے ۔

میر صابر علی بلوچ ۔

جناب والا! یہ حقیقت ہے کہ جہاں پر بندوبست اراضی ہوتا ہے وہاں پر زمین کی value بڑھ جاتی ہے اس کی بینک ویلیو بڑھ جاتی ہے۔ کسی بھی ادارے میں اس کے لیے ضمانت دی جا سکتی ہے، زرعی بینک سے قرضہ حاصل ہو سکتا ہے مگر مکران ڈویژن میں کہیں بھی بندوبست اراضی نہیں کیا گیا ہے اور نہ بتایا گیا ہے اسکی کیا وجہ ہے؟ میرا اور سوال یہ ہے کہ مکران میں بندوبست اراضی ہوئی ہے اگر نہیں ہوئی ہے تو معزز وزیر صاحب اسکے لیے کیا اقدام کریں گے؟

وزیر مال ۔

مکران ڈویژن کے کچھ علاقوں میں تو کام شروع ہو رہا ہے۔ جسکا جواب میں ذکر ہے آپ پڑھ لیں۔

مسٹر اسپیکر ۔ اس سوال کا جواب اگلے سوال نمبر ۵ میں آ رہا ہے آپ کو اس کا جواب مل جائیگا

۵۔ سردار جاکم خان ڈومکی ۔

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

صوبے کے کن کن تحصیلوں کی عمارات تحصیل سرکاری (محکمہ مال) کی ملکیت ہے اور کن تحصیلوں میں یہ عمارات دیگر سرکاری فلاحی / رفاہی / نجی عمارات میں قائم ہیں تفصیل دی جائے ۔

وزیر مال۔

صوبہ میں ما سوائے مندرجہ ذیل تحصیل / سب تحصیل کے باقی تمام تحصیل / سب تحصیل کی دفتری عمارت محکمہ مال کی ملکیت ہیں۔

قلات ڈویژن ضلع قلات سب تحصیل منگوچر۔ گزگ۔ دشت۔ جوہان۔ کردگاپ

ضلع خضدار سب تحصیل نال۔ کرخ، اورناچ۔ اور جاہو۔

سبی ڈویژن ضلع سبی سب تحصیل کٹ منڈائی۔

ضلع زیارت تحصیل کا عملہ / دفتر جی۔ اے بلڈنگ میں کام کر رہا ہے۔

ضلع ڈیرہ بگٹی تحصیل پھیلاوغ میں تحصیل کا دفتر لیویز تھانے کی عمارت میں کام کر رہا ہے۔

مکران ڈویژن؛ ضلع تربت؛ تحصیل تمپ اور مند میں تحصیل دفاتر محکمہ لوکل گورنمنٹ کی عمارات میں کام کر رہے ہیں۔

سب تحصیل بلیدہ اور خوشاب کی عمارات محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ملکیت ہیں؛ سب تحصیل زامران کی عمارت محکمہ صحت کی سرکاری ملکیت ہے۔

ضلع گوادر تحصیل گوادر کا عملہ ڈسٹرکٹ کونسل کی عمارت میں کام کر رہا ہے سب تحصیل سنٹر کے لئے کوئی عمارت نہیں ہے۔

ضلع پنجگور سب تحصیل پروم کی عمارت محکمہ صحت کی ملکیت ہے سب تحصیل گچک کی عمارت محکمہ اینیمل ہسبنڈری کی ملکیت ہے

نصیرآباد ڈویژن	ضلع کچھی	تحصیل گنداوہ کی عمارت لوکل گورنمنٹ کی ملکیت ہے ۔
	ضلع تمبو	ضلع ہذا میں کوئی عمارت محکمہ مال کی ملکیت نہیں ہے ہر سال کسی نہ کسی تحصیل یا سب تحصیل کے دفاتر بنانے کی کارروائی کی جاتی ہے ۔

مسٹر محمد ہاشم شاہوانی ۔

جناب والا ! تحصیل بالا ناڑی کی جس بلڈنگ کا ذکر کیا گیا ہے وہ محکمہ مال کی نہیں ہے وہ تو محکمہ لوکل گورنمنٹ کی ہے ۔

وزیر مال ۔

اس چیز کی تفصیل جواب میں دے دی گئی ہے ایسے بہت سے محکمے ہیں جو کسی اور بلڈنگ میں کام کر رہے ہیں ۔ اس تحصیل کے علاوہ اور بھی کئی تحصیلوں میں بلڈنگز کی کمی ہے ۔

میر صابر علی بلوچ ۔

جناب والا ! جواب میں بتایا گیا ہے کہ ۔ اینیمل سینیٹری کی عمارت میں تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کو رکھا گیا ہے تو ان کو وہاں پہ کیونکر رکھا گیا ہے اینیمل کہاں جائیں گے ۔

وزیر مال ۔

یہ عمارت کی کمی کی وجہ سے ہے ۔

نواب محمد اسلم رئیسانی ۔

ضمنی سوال جناب والا پنجگور کی تحصیل گچک میں جیسے بتایا گیا ہے کہ وہاں تحصیل کی عمارت میں لیویز کو رکھا گیا ہے ایسا کیوں ہے ۔ ؟

وزیر مال ۔

ہمیں اس بارے میں کوئی شکایت نہیں ملی ہے ۔

سردار چاکر خان ڈومکی ۔ جناب والا ! یہاں ۱۰۸ تحصیلوں کی عمارتوں کے متعلق بتایا گیا ہے اور کئی ایسی تحصیلیں ہیں جن کے متعلق نہیں بتایا گیا ہے ایسا کیوں ہے ۔

وزیر مال ۔

صرف محکمہ مال کی جہاں عمارتیں ہیں ان کی کچھ تفصیل بتائی گئی ہے ۔

جام محمد یوسف وزیر صنعت و حرفت ۔

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا ! روایت یہ ہے کہ ہر سوال پر تین ضمنی سوال ہوتے ہیں ۔ اس سے زیادہ نہیں ہوتے آپ اس بارے میں بتائیں تاکہ اسمبلی کے قواعد و ضوابط پر عمل ہو سکے ۔

میر جان محمد جمالی ۔ جناب والا ! جعفرآباد میں بلڈنگ محکمہ مال کی ہے وہاں

پر پٹواری تحصیلدار وغیرہ بیٹھتے ہیں۔ وہ اتنی خستہ حالت میں ہے اگر آپ ان پٹواریوں سے جان چھڑانا چاہتے ہیں تو وہاں پر ان کو بٹھائیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اس کو مرمت کروا دیں۔

وزیر مال جب اطلاع میںگی تو مرمت کروا دیں گے۔

سردار چاکر خان ڈومکی۔

کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ تحصیل لہڑی میں محکمہ مال کی عمارت ہے ؟۔

وزیر مال۔ جاری اطلاع کے مطابق جیسے لکھا گیا ہے محکمہ مال کی عمارت ہے۔

جناب اسپیکر۔

وزیر مال نے پہلے ہی جواب دے دیا ہے۔

مسٹر محمد صادق عمرانی۔

وزیر موصوف سے کہیں کہ وہ زور سے بولیں کم از کم ہمارے سننے میں تو آئے وہ کیا بول رہے ہیں۔

جناب اسپیکر۔ جیسا کہ جام یوسف نے فرمایا کہ روایت یہ رہی ہے کہ تین سپلیمنٹری سوال ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا تین سوال ہو یا زیادہ اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

اگلا سوال ۔

٭ ۲۰۔ سردار چاکر خان ڈومکی ۔

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان میں میٹرک پاس پٹواری کو دوران تربیت ماہانہ ۹۰/- روپے وظیفہ (الاؤنس) ملتا ہے جبکہ پولیس ٹریننگ میں ایک سپاہی کو پوری تنخواہ دی جاتی ہے ۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا انتہائی قلیل وظیفہ پر میٹرک پاس امیدوار پٹوار ٹریننگ میں جانے کے لئے تیار نہیں ہوتے جس کی وجہ سے پورے صوبہ میں تربیت یافتہ (ٹرینڈ) پٹواریوں کی قلت ہے ۔

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلے میں کوئی قدم اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے ۔

وزیر مال ۔

(الف) یہ درست ہے کہ قبل از ملازمت زیر تربیت پٹواریوں کو دوران تربیت ۹۰/- روپے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے ۔ جبکہ بعد تکمیل کامیاب تربیت پوری تنخواہ معہ مروجہ الاؤنس ملتی ہے ۔ جہاں تک دوران تربیت ایک پولیس سپاہی کی پوری تنخواہ کا تعلق ہے اس کی تصدیق متعلقہ محکمہ ہی کر سکتا ہے ۔

(ب) یہ درست ہے کہ صوبے میں تربیت یافتہ پٹواریوں کی قلت ہے اور ممکن ہے کہ قلیل وظیفہ ہونے کی وجہ سے میٹرک پاس امیدوار پٹوار ٹریننگ سکول میں داخلہ لینے سے گریز کرتے ہیں

(ج) ہاں ، یہ تجویز محکمہ مال کے زیر غور ہے ۔

سردار چاکر خان ڈومکی ۔

(ضمنی سوال) جناب والا! کیا وزیر صاحب اس پر اظہار خیال کریں گے ۔ اس کی قلت کب تک دور ہوگی ۔ کیونکہ اس صوبے میں بلکہ پورے ملک میں بحران ہے؟

وزیر مال ۔

جہاں تک پٹواریوں کی کمی کو دور کرنے کا تعلق ہے یہ معاملہ وزیر اعلیٰ کے زیر غور ہے پٹواریوں کی آسامیوں کیلئے دو تجاویز دی گئی ہیں ۔ اس مسئلہ پر وزیر اعلیٰ جلد فیصلہ دیں گے ۔

جناب اسپیکر ۔

اگلا سوال ۔

۹ ، سردار چاکر خان ڈومکی ۔

کیا وزیر مال از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر بھاگ رہائشی کوارٹر نہ ہونے کے سبب خزانہ آفیسر بھاگ کے سرکاری کوارٹر میں رہائش پذیر ہے اور خزانہ آفیسر کرایہ کے مکان میں رہ رہا ہے ۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے ۔

وزیر مال۔

(الف) اسسٹنٹ کمشنر بھاگ کے لئے بہت پرانا کچا گھر موجود ہے۔ لیکن یہ قابل رہائش نہ ہونے کی باعث سب خزانہ آفیسر بھاگ کے رہائشی کوارٹر میں اسسٹنٹ کمشنر بھاگ عارضی طور پر رہائش پذیر ہے۔ اس کچے گھر کی مرمت کے لیے معاملہ زیر غور ہے
(بے) جہاں تک سب خزانہ آفیسر بھاگ کا تعلق ہے وہ بھاگ میں کسی کرایہ کے مکان میں رہائش پذیر نہیں ہے۔

سردار چاکر خان ڈومکی۔

جناب اس پیپر اس سے پتہ چلتا ہے کہ اسسٹنٹ کمشنر صاحب زور آور ہیں۔ وہ بیچارہ کمزور ہے جو کرائے کے مکان میں رہتا ہے۔ خزانہ آفیسر در بدر ہے اور اسسٹنٹ کمشنر نے مکان قبضہ کیا ہوا ہے۔

وزیر مال۔

جناب والا! ہمیں اس بارے میں خزانہ آفیسر نے نہیں لکھا ویسے خزانہ آفیسر بھاگ آتا جاتا رہتا ہے

سردار چاکر خان ڈومکی۔

جناب والا اس کا مکان کب خالی کرایا جائیگا؟ جبکہ اس کی پوسٹنگ بھاگ میں ہے اور وہ سبی رہتے ہیں۔

وزیر مال۔

جناب والا! اگر وہ اپنا مکان خالی کرانا چاہتا ہے تو اسکا مکان خالی کرا دیں گے۔

مسٹر محمد صادق عمرانی۔

جناب والا! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہ سبی میں رہتے ہیں جبکہ ان کی پوسٹنگ جاک میں ہے؟

وزیر مال۔

جناب والا یہ آپ ان سے پوچھیں کہ وہ سبی میں کیوں رہتے ہیں۔

مسز رضیہ رب

جناب والا! یہ بات ہم نہیں پوچھیں گے کہ وہ کیوں رہتے ہیں یہ تو آپ ان سے پوچھیں گے۔

وزیر مال۔

جناب والا! میں نے رضیہ رب صاحبہ کی بات صحیح معنوں میں نہیں سنی وہ زور سے فرمائیں۔

مسز رضیہ رب۔

جناب والا! میرے لئے تو یہ شکایت ہوتی ہے کہ میں زور سے

بولتی ہیں۔ اس کی پوسٹنگ بھاگ میں ہے اور وہ سبی میں رہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ہم ان سے پوچھیں یعنی ہمارا اپوزیشن میں بیٹھنے والوں کا کام نہیں ہے یہ آپ کا کام ہے کہ وہ ہیڈ کوارٹرز میں کیوں نہیں ہوتے ۔

وزیر مال۔

جناب والا! اس بارے میں ہمیں کوئی اطلاع نہیں ہے ۔ کہ اس کی رہائش کا مسئلہ ہے ۔

جناب اسپیکر۔ اگلا سوال ۔

٭ ۸ سردار چاکر خان ڈومکی۔

کیا وزیر مال ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ ۔

بلوچستان کی کن کن تحصیلوں میں ریونیو عملہ کے رہائشی کوارٹر موجود ہیں ۔ اور کن تحصیلوں میں یہ کوارٹر عملہ کے لیئے موجود نہیں ہیں جبکہ دیگر سرکاری محکمہ جات کے سٹاف کے لیئے کوارٹرز موجود ہیں

وزیر مال۔

ڈویژن وار جواب ذیل ہے ۔

کوئٹہ ڈویژن ۔ اس ڈویژن میں صرف تحصیل کوئٹہ ، سب تحصیل چاغی اور تفتان میں عملہ مال کے لیئے سرکاری کوارٹرز نہیں ہے ۔ سب تحصیل چاغی کا عملہ ریسٹ

ہاؤس میں مقیم ہیں ۔ اور سب تحصیل لفتان کا عملہ نجی مکانوں میں رہائش پذیر ہے جبکہ کوئٹہ تحصیل کا عملہ محکمہ تعمیرات کے سرکاری کوارٹرز میں رہائش پذیر ہیں ، باقی تمام جگہوں پر عملہ کے لئے سرکاری مکانات کم و بیش موجود ہیں ۔

قلات ڈویژن ۔ اس ڈویژن میں ماسوائے سب تحصیل کرخ ۔ نال ۔ آرنجی ۔ منگوچر ، گزگ ۔ دشت ۔ جوہان اور کردگاپ کے عملہ کے لئے سرکاری رہائشی مکانات موجود ہیں ۔

سبی ڈویژن ؛ اس ڈویژن میں مندرجہ ذیل تحصیل / سب تحصیل کے عملہ کے لئے سرکاری رہائشی مکانات موجود نہیں ہیں ۔

۱ ، تحصیل / سب تحصیل زیارت
۲ ، 〃 〃 〃 کوہلو
۳ ، 〃 〃 〃 میوند
۴ ، 〃 〃 〃 کاہان
۵ ، 〃 〃 〃 چھپاؤنغ
۶ ، سب تحصیل کٹ منڈائی
۷ ، 〃 〃 سانگان

مکران ڈویژن اس ڈویژن میں مندرجہ ذیل تحصیل / سب تحصیل کے عملہ کے لئے سرکاری رہائش موجود نہیں ہے ۔

۱ ، تحصیل منڈ
۲ ، تحصیل پنجگور
۳ ، سب تحصیل بلیدہ

۴ ۔ سب تحصیل توشاب

۵ ۔ سب تحصیل زامران

۶ ۔ سب تحصیل سنٹر

۷ ۔ سب تحصیل پرُدم

۸ ۔ سب تحصیل گچک

ژوب ڈویژن ۔ ژوب ڈویژن کے کاکڑ خراسان اور شیرانی سب ڈویژن میں محکمہ مال کے عملہ کے رہائشی کوارٹرز موجود نہیں ہیں ۔ جبکہ دیگر تحصیلات میں ریونیو عملہ کی رہائش کے لئے کوارٹرز موجود ہیں ۔

نصیر آباد ڈویژن ۔ ضلع کچھی کی تحصیل ڈھاڈر، بھاگ ۔ لہڑی ، گنداوہ ، میرپور اور سنی میں ریونیو آفیسرز کے لئے رہائشی عمارات موجود ہیں ۔ جبکہ باقی عملہ کے لئے کسی بھی جگہ رہائشی کوارٹر موجود نہیں ہے ۔ ضلع جھل مگسی میں بھی عملہ مال کی رہائش کے لئے کوئی کوارٹر موجود نہیں ہے

سردار چاکر خان ڈومکی ۔

(ضمنی سوال) جناب والا ! ۱۰۹ تحصیلوں میں سے صرف ۲۶ تحصیلوں میں عملہ کے لئے رہائشی سہولت موجود ہے باقی میں اب تک نہیں ہے کیا ان میں کوارٹرز تعمیر کرنے کی تجویز زیر غور ہے ؟

وزیر مال۔

جناب والا! اس بارے میں ہم نے سیکرٹری فنانس کو لکھا ہے۔ پیسے ملنے پر کوارٹرز تعمیر کیے جائیں گے۔

مسٹر محمد صادق عمرانی۔

جناب والا! کب تک پیسے ملنے کی امید ہے؟

وزیر مال۔

جناب والا! انشاءاللہ مرکز ہمیں پیسہ بھیجے تو ہم کام شروع کریں گے۔ ویسے مرکزی حکومت نے مکان بنانے تھے۔

مسٹر محمد صادق عمرانی۔

جناب والا! اس کا مرکز سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ صوبہ کا مسئلہ ہے

وزیر مال۔

جناب والا ہمیں پیسہ تو مرکز سے ملتا ہے ہمارے پاس فی الحال اتنا پیسہ نہیں ہے۔

میر ہمایوں خان مری۔
وزیر مواصلات و تعمیرات:

جناب والا! آپ کے توسط سے میں یہ عرض کروں گا کہ سب کچھ بلوچستان

کا ہے مرکز اسے لے جا رہا ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جب ہمیں وہاں سے ملے گا تو ہم انہیں دیں گے ۔

مسز رضیہ رب ۔

جناب والا ! ہمایوں مری صاحب نے جو بات فرمائی کہ سب کچھ مرکز کے پاس ہے وہ لے جا رہے ہیں یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی اس کی وضاحت کریں ۔

وزیر مواصلات تعمیرات ۔

جناب اسپیکر ۔ جس طرح محترمہ نے فرمایا انکی برادری نے سوال پوچھا میں انکو جواب دینے کو تیار ہوں ۔

جناب اسپیکر ۔

چونکہ اب اگلا سوال بیگم رضیہ رب صاحبہ کا ہے لہذا بیگم صاحبہ اپنا سوال پوچھیں

***۷۰ ۔ بیگم رضیہ رب ۔**

کیا وزیر کھیل و ثقافت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ :

ضلع ہیڈ کوارٹر پشین میں گورنمنٹ ملازمین تعلیم یافتہ افراد اور عوام کی تعلیمی ضروریات ، تفریحی کلب اور اسپورٹس اسٹیڈیم کی ضروریات پوری کرنے کے لئے حکومت نے اب تک کیا اقدام کئے ہیں ۔ تفصیل دی جائے ۔

وزیر مسٹر سعید احمد ہاشمی قانون و پارلیمانی امور۔ ضلع پشین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے محکمہ اسپورٹس کی طرف سے ہر سال ڈسٹرکٹ اسپورٹس کمیٹی کے توسط سے ایک لاکھ اٹھاسی ہزار روپے کی گرانٹ منظوری کی جاتی ہے۔ جو ڈپٹی کمشنر پشین کی سربراہی میں ضلع میں کھیلوں کے مختلف پروگرام پر خرچ کی جاتی ہے۔

رواں مالی سال ۸۹ ۔ ۱۹۸۸ء میں کے لئے بھی ایک لاکھ اٹھاسی ہزار روپے کی گرانٹ کی منظوری ڈسٹرکٹ اسپورٹس کمیٹی کے لئے دسمبر ۱۹۸۸ء میں بھجوا دی گئی تھی۔

حکومت بلوچستان کی یہ خواہش اور کوشش ہے کہ ہر ضلع میں ایک معیاری اسپورٹس اسٹیڈیم تعمیر کیا جائے۔ لیکن وسائل کی کمی کے باعث اس اسکیم پر عملدرآمد کیا جائے گا۔ فی الحال محکمہ اسپورٹس کی طرف سے پشین میں اسٹیڈیم کی تعمیر کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔

نواب محمد اسلم خان رئیسانی (ضمنی سوال)

جناب اسپیکر۔ میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس کی نسبت یہ بہتر نہ ہوگا۔ کہ ہم موجودہ اسٹیڈیم کی حالت کو بہتر بنائیں بجائے اسکے کہ نئے اسٹیڈیم بنائے جائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

جناب اسپیکر ۔ اس سلسلہ میں میری گذارش ہے کہ اسٹیڈیمز کی امپرومنٹ کیلئے پیسہ خرچ ہو رہا ہے ساتھ ہی ساتھ بجٹ میں کنسٹرکشن آف اسٹیڈیمز برا۔ تربت سبی اور قلات کا پروگرام شامل ہے جیسا کہ آمدنی کے وسائل میں کمی کی وجہ سے سپورٹس کا محکمہ پرائیرٹیز یعنی ترجیحات کی بنیاد پر اقدام اٹھانے کی کوشش کر رہا

ہے امپرومنٹ کے سلسلے میں جیسا میں نے لورالائی کا ذکر کیا اسکے علاوہ پشین میں فٹ بال کے گراؤنڈ کے لیئے پیسہ خرچ ہو رہے ہیں۔

میر ظفراللہ خان جمالی ۔

جناب اسپیکر! وزیر صاحب سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ نوجوان بچوں کے کھیل کے کے لیئے گورنمنٹ کب تک یہ کھیل جاری رکھے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔

جناب والا! ہم تو موجودہ کھیل چلا رہے ہیں یہ وہی کھیل ہے جو پہلے سے چل رہا ہے اسکی تفصیل بتاتا ہوں۔ کہ تیس لاکھ ہر ڈویژن کے لیئے ایلوکیٹ ہوئے ہیں۔ ہونہار بچوں پر یہ پیسہ خرچ ہوتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ پچاس ہزار روپے ڈسٹرکٹ لیول پر دیئے جاتے ہیں۔ جیسا میں نے بتایا بدقسمتی سے ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ لیول پر چند مجبوریوں کی وجہ سے ہم مزید رقم نہیں رکھ سکے۔

میر صابر علی بلوچ ۔

جناب اسپیکر وزیر موصوف نے فرمایا کہ وہ کھیل چلا رہے ہیں۔ جناب والا وہ کھیل چلا رہے ہیں۔ یا کھیل کھیل رہے ہیں؟

جناب اسپیکر ۔

آپ خود جانتے ہیں کہ یہ تو کوئی سوال نہیں۔

میر محمد صادق عمرانی۔
جناب والا! انہوں نے خود کہا ہے۔

جناب اسپیکر۔
الفاظ کا جواب تو کوئی نہیں دے سکتا۔

بیگم رضیہ رب۔
جناب اسپیکر۔ کیا میں اجازت لے سکتی ہوں۔؟ کھیل کھیل میں کام کی بات تو رہ گئی وزیر موصوف نے کہا ہے کہ اس صوبہ میں اسٹیڈیم قائم ہوں گے تاکہ ہمارے نوجوانوں پر توجہ دیجائے تاکہ وہ کھیلیں، اور تخریب کاریوں میں نہ لگ جائیں۔ لہذا حکومت کو چاہیئے کہ کھیلوں کی پروموشن کرے میں اس چیز کی قدر کرتی ہوں۔ کہ موجودہ بجٹ میں چونکہ تعلیم کو نمایاں اہمیت دے رہی ہے، یہ ہمارے نوجوانوں کی صحت کیلئے اچھا ہے۔ میں اس سے متفق ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب اسپیکر! میں معزز ممبر کو آپکے توسط سے یقین دلاتا ہوں کہ صوبائی حکومت پوری پوری کوشش کر رہی ہے کہ نوجوانوں کو پوری سہولتیں مہیا کیجائیں جیسے میں نے پہلے گزارش کی کہ بدقسمتی سے اس بار بھی کوئی بڑی رقم نہیں رکھی گئی جس سے انکو براہ راست فائدہ دیا جا سکے تاہم چار اسٹیڈیم تعمیر ہونگے ساتھ ہی ساتھ ہماری کوشش ہے کہ جتنا بھی ممکن ہو سکے ڈویژنل لیول پر اور میونسپل

کارپوریشن کی سطح پر ہمارے بچے کھیلوں میں نام پیدا کریں ۔ نہ صرف یہ کہ ضلعی ڈویژنل اور صوبائی سطح پر ہمارے بچے نام پیدا کریں بلکہ وہ پورے پاکستان میں نام پیدا کریں۔

میر محمد صادق عمرانی ۔ (ضمنی سوال)

جناب اسپیکر! کیا وزیر متعلقہ بتائیں گے کہ اوستہ محمد میں پچھلے سال اسٹیڈیم کی تعمیر کا جو منصوبہ تھا اس پر کوئی عملدرآمد ہوا ہے یا التواء میں پڑ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

جناب اسپیکر: اس وقت تو میرے پاس زیر تعمیر اسٹیڈیمز کے بارے میں انفارمیشن موجود ہے اس میں مذکور کا کوئی ذکر نہیں ہے تاہم یہ انفارمیشن آپکو بعد میں فراہم کی جا سکتی ہے۔

جناب اسپیکر۔

جام صاحب نے ضمنی سوالات پوچھنے کے بارے میں کہا تھا ہمارے قواعد و انضباط کار کے رول نمبر ۴۸ کے تحت ضمنی سوالات پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ کوئی سوال بھی کیا جا سکتا ہے۔

عمرانی صاحب آپ بیٹھیں میر دوست محمد محمد حسنی صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

میر دوست محمد محمد حسنی ۔ (ضمنی سوال)

جناب اسپیکر! یہ صرف ضلع پشین کے لئے ایک لاکھ اسی ہزار روپے مختص ہیں

یا تمام اضلاع کے لئے ہے

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔
جناب اسپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ تمام اضلاع کو پیسے دیئے جاتے ہیں۔ اگر معزز رکن مکمل تفصیل چاہتے ہیں۔ تو میں پیش کر سکتا ہوں۔

میر جان محمد خان جمالی۔
جناب والا! سترہ اضلاع ہیں یا اب کل انیس اضلاع ہیں لیکن دو غائب ہوگئے ہیں۔ اوستہ محمد کے لئے زمین کا تعین کر لیا گیا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ یہ کہیں گم نہ ہو جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ اسکو میں نے نوٹ کر لیا ہے ہم اسکو دیکھیں گے کہ اوستہ محمد کیلئے زمین کہاں گم ہو گئی ہے۔

رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر۔
سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں گے۔

مسٹر اختر حسین خان ۔

سیکرٹری اسمبلی مسٹر محمد ایوب بلوچ نے درخواست دی ہے کہ اپنی ذاتی مصروفیت کی بناء پر وہ آج کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے ۔ لہذا انکے حق میں آج کی درخواست منظور کی جائے ۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔

ڈاکٹر عبدالمالک وزیر صحت اپنی سرکاری مصروفیت کی وجہ سے آج کے اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا انہوں نے آج کی رخصت کی درخواست دی ہے ۔

جناب اسپیکر ۔

سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی ۔ مولوی غلام مصطفیٰ وزیر تعلیم نے درخواست دی ہے کہ سرکاری مصروفیت کی وجہ سے وہ آج کے اسمبلی اجلاس میں شریک نہیں ہو سکتے لہذا انکو آج کی رخصت دی جائے ۔

جناب اسپیکر ۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے ؟

(رخصت منظور کی گئی)

تحریک استحقاق

جناب اسپیکر۔ نواب محمد اسلم خان رئیسانی کی جانب سے ایک تحریک استحقاق ہے۔

میر محمد صادق عمرانی۔

جناب اسپیکر میں نے ایک تحریک التواء پیش کی تھی اسکو پہلے پیش ہونا چاہیئے

جناب اسپیکر۔

طریقہ کار کے مطابق پہلے تحریک استحقاق نمٹائی جاتی ہے اور اسکے بعد تحریک التواء کو لیا جاتا ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی۔

میری تحریک استحقاق سیلیکٹ کمیٹیز کی تشکیل کے بارے میں ہے۔ ویسے وہ میری بات کو التواء میں ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔
جناب اسپیکر! میری گزارش ہے کہ سیلیکٹ کمیٹیز کے متعلق رولز میں لکھا ہوا ہے کہ جتنا جلد ممکن ہو ان کو تشکیل دیا جائے، لیکن اب تک کوئی بھی سیلیکٹ کمیٹی تشکیل نہیں دی گئی۔ تاہم میں نے اس سلسلے میں وزیر قانون صاحب سے بات کر لی ہے۔ لہذا میں اپنی تحریک استحقاق کو پریس نہیں کرتا۔

میر صابر علی بلوچ ۔

جناب اسپیکر ۔ ایوان میں رولز کے مطابق پہلے ایڈجرنمنٹ موشن کو نمٹایا جاتا ہے ۔ اور اس کے بعد تحریک استحقاق کو لیا جاتا ہے چونکہ ایڈجرنمنٹ موشن پیش کی گئی ہے ۔ لہٰذا قواعد و ضوابط کے تحت پہلے تحریک التواء کو لیا جائے ۔

جناب اسپیکر ۔ آپ ذرا رولز پڑھیں میرے خیال اسکے بعد بات کریں ۔

کیونکہ قواعد و انضباط کار کے مطابق تحریک استحقاق ایوان میں پہلے پیش کی جاتی ہے ۔

میر جان محمد خان جمالی ۔

جناب اسپیکر ، میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ رخصت کی درخواستوں کے بعد سب سے پہلا آئٹم تحریک استحقاق ہوتا ہے اسکے بعد تحریک التواء آتی ہے ۔ لیکن طریق کار کے مطابق تحریک استحقاق اور تحریک التواء متعلقہ معزز ممبر خود ایوان میں پڑھ کر سناتے ہیں اور اگر وہ بولنا چاہیے تو انہیں اجازت دی جاتی ہے ۔ ایسا اسلئے ہوتا ہے کہ یہ سب اسمبلی کے ریکارڈ میں درج ہو سکے ۔

جناب اسپیکر ۔

نواب محمد اسلم رئیسانی صاحب اپنی تحریک استحقاق ایوان میں پیش کریں ۔

تحریک استحقاق

نواب محمد اسلم رئیسانی۔

جناب والا! میں یہ تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں کہ قواعد انضباط کار بلوچستان اسمبلی ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۲۸ میں یہ موجود ہے کہ اسمبلی جتنی جلدی ممکن ہو حسب ذیل مجالس قائمہ اسمبلی کی معیاد تک کے لیے منتخب کرے گی۔ لیکن یہ موجودہ نویں اجلاس تک کسی قسم کا مجلس قائمہ تشکیل نہیں دیا گیا جس کی وجہ سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس پر بحث کی جائے۔

مسٹر اسپیکر۔

تحریک استحقاق یہ ہے کہ قواعد انضباط کار بلوچستان اسمبلی ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۱۲۸ میں یہ موجود ہے کہ اسمبلی جتنی جلدی ممکن ہو حسب ذیل مجالس قائمہ اسمبلی کی معیاد تک کے لیے منتخب کرے گی لیکن یہ موجودہ نویں اجلاس تک کسی قسم کا مجلس قائمہ تشکیل نہیں دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اس پر بحث کی جائے۔

مسٹر اسپیکر۔

متعلقہ ممبر صاحب اس پر کچھ کہیں گے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی۔

جناب والا! جیسا کہ میں نے تحریک استحقاق پیش کی ہے اس کی ٹائپنگ بھی کچھ درست نہیں ہے اس لئے میں اسکا کچھ مفہوم بیان کر دیتا ہوں۔ اسمبلی کے قواعد کے مطابق جتنا جلد ممکن ہوگا اسمبلی کی مجالس قائمہ بنا دی جائیں گی لیکن ، تبک کسی مجلس کا وجود عمل میں نہیں آیا ہے۔ یہ نواں اجلاس ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس سے ایوان میں ممبران کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لیکن میں نے اس سلسلے میں وزیر قانون وپارلیمانی امور سے بات کی ہے انہوں نے مجھے اس بارے میں یقین دھانی کرائی ہے۔ اس لئے میں اپنی اس تحریک استحقاق پہ زور نہیں دیتا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

جناب والا! میں معزز ممبر صاحب سے اتفاق کرتے ہوئے کچھ گزارش کرونگا کہ کمیٹی کے بارے میں پچھلے اجلاس میں بھی بات ہوئی تھی اور میں نے کہا تھا کہ حزب اختلاف کے معزز اراکین بھی ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں تاکہ باہمی مشورے سے مجالس کا اعلان کر دیا جائے اور اس کا اعلان ہاؤس میں فوری طور پہ ہو جو کہ پچھلے اجلاس میں نہیں ہو سکا تھا۔ اس سے تحریک سے پیش ہونے سے قبل میری ملاقات نواب محمد اسلم رئیسانی سے ہوئی یہ طے پایا ہے کہ اپوزیشن کے ارکان اور حکومتی پارٹی کے ارکان آپس میں مل بیٹھ کر اس بارے میں فیصلہ کریں گے اور نام تجویز کر کے اس ہاؤس میں پیش کر دیں گے تاکہ اسمبلی کا کام بااحسن چل سکے۔

مسٹر اسپیکر۔

تحریک استحقاق پر زور نہیں دیا گیا ہے ۔

تحریک التواء

مسٹر اسپیکر

میر محمد صادق عمرانی اپنی تحریک التواء پیش کریں ۔

محمد صادق عمرانی ۔

جناب والا آپکی اجازت سے میں اس ایوان کے سامنے اہم مسئلہ پیش کرنا چاہتا ہوں ۔ جس سے صوبے کے امن و امان کو خطرہ لاحق ہے ۔ مسئلہ ٹیچر ایسوسی ایشن کے جائز مطالبات کے سلسلے میں ہے اور ان کے مسائل کے حل کی بجائے ان کی دھڑا دھڑ گرفتاریاں کی جارہی ہے جس سے تعلیمی فضا یکدم مکدر ہوگئی ہے میں درخواست کرتا ہوں ۔ کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس نازک مسئلے پر بحث کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ مسئلہ ٹیچر ایسوسی ایشن کے جائز مطالبات کے سلسلے میں ہے اور ان کے مسائل کے حل کی بجائے ان کی دھڑا دھڑ گرفتاریاں کی جارہی ہے

جس سے تعلیمی فضا یکسر مکدر ہو گئی ہے میں درخواست کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس نازک مسئلے پر بحث کی جائے ۔

مسٹر اسپیکر ۔ صادق صاحب کچھ کہیں گے ؟

مسٹر محمد صادق عمرانی ۔

جناب والا ! اساتذہ کسی بھی معاشرے میں بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں ۔ یہ وہ طریقہ ہے جو ذہنی پسماندگی کو دور کر کے اس کو جلا بخشتا ہے ۔ اور علم کی شمع روشن کرتا ہے میں یہ کہتا ہوں کہ یہ اہم معاملہ ہے اس پر بحث کی جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ۔

جناب والا ! میں اس تحریک التوا کے بارے میں کچھ وضاحت کر دوں ۔ اس تحریک سے متعلق ہی اساتذہ کرام سے گفت و شنید جاری ہے اور امید کی جاتی ہے کہ ان کے جائز مطالبات گفت و شنید کے ذریعے حل ہو جائیں گے ۔ اور انشاء اللہ اس تحریک التوا کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی اور یہ موضوع اتنا اہم بھی نہیں ہو گا کوئی مسئلہ بھی نہیں ہو گا ۔ جس پہ ہم اس پہ یہاں بحث کریں ۔ اور بحث کی نوبت ہی نہیں پہنچے گی نیز میں اس تحریک التوا کی تکنیکی بنیادوں پر بھی مخالفت کرتا ہوں کہ آج تو بجٹ پہ عام بحث کا دن ہے اور مطالبات زر ضمنی بجٹ کے منظور ہونے ہیں ۔ اسمبلی کے قاعدہ نمبر ۱۲۴ اور ۱۱۱ کے تحت جس دن بجٹ ہو تو کوئی دیگر تحریک پیش نہیں کی جا سکتی ہے ۔

میر صابر علی بلوچ - جناب والا ! میں معزز ممبر صاحب کی تحریک التواء کی حمایت کرتا ہوں یہ مسئلہ بہت اہمیت کا حامل ہے اور صرف اساتذہ کے مطالبات سے متعلق نہیں بلکہ ان کی گرفتاریوں سے بھی ہے - آج صبح بھی کچھ اساتذہ کو گرفتار کیا گیا ہے اور یہ سلسلہ پچھلے کئی دنوں سے جاری ہے جس طرح معزز وزیر صاحب نے کہا ہے کہ ان کے ساتھ گفت وشنید جاری ہے ایک طرف تو گرفتاریاں ہیں اور دوسری طرف گفت وشنید - گفت شنید گرفتاریوں سے تو نہیں جاری کی جاسکتی ہے - ہمارے اساتذہ صاحبان معاشرے کی تعمیر وترقی میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں - اور ان کی اہمیت سے سب لوگ بخوبی واقف ہیں -

جناب والا ! یہ وہ طبقہ ہے جو مہذب قوموں میں بلند مقام کا گنا جاتا ہے اور مہذب قوموں میں ان کی عزت واحترام ہوتی ہے ان کے ذریعے قومیں ترقی پذیر ہو جاتی ہیں سب سے پہلے اس چیز کی گارنٹی دی جائے - کہ مزید گرفتاریاں نہیں ہونگی - پھر اس مسئلے کو حل کیا جائے -

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ -

جناب والا ! پہلے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ تحریک التواء منظور بھی ہوئی یا نہیں پھر بعد میں معزز ممبران صاحبان اس پر تقریریں فرمائیں کوئی تحریک التواء بجٹ اجلاس کے دوران نہیں پیش کی جاسکتی ہے - آپ اس کو رول آؤٹ کر دیں آپ اس کو اپنے چیمبر میں بھی رول آؤٹ کر سکتے تھے

جام محمد یوسف وزیر صنعت و حرفت

جناب والا! جو ممبر صاحب اس تحریک التوا پر بات کر رہے ہیں کیا ان کی کوئی اپنی تحریک التوا پیش ہوئی ہے یا نہیں؟ جو آدمی تحریک التوا پیش کرتا ہے وہی اس پر بحث کر سکتا ہے جب تک کوئی تحریک التوا منظور کیا جائے اس پر کوئی بحث نہیں کر سکتا ہے۔

میر صابر علی بلوچ۔

اس کو رول آؤٹ نہیں کیا گیا ہے اس لئے میں اس پر بول رہا ہوں۔

جناب اسپیکر۔

میں اسکو رول آؤٹ کرتا ہوں ہمارے وزیر صاحب نے اس تحریک التوا کے متعلق بتا دیا ہے اساتذہ کے ساتھ بات چیت کے لئے تاریخ مقرر ہے وہ گفت و شنید کر رہے ہیں۔ یہ مسئلہ حل ہو جائیگا۔

میر ظفر اللہ خان جمالی۔

جناب والا! قواعد کے تحت آپ کو یہ اختیار ہے کہ کسی بھی تحریک کو رول آؤٹ کر دیں۔ مگر قاعدہ یہ ہے جس معزز ممبر نے تحریک پیش کی ہے آپ اس تحریک کے متعلق ان کا کچھ بیان سن لیں۔ اگر متعلقہ وزیر صاحب اس کی مخالفت بھی کرتا ہے تو آپ دونوں فریقین کی بات سنیں پھر ضابطہ کے تحت آپ اس کا

فیصلہ کریں ۔ اگر تحریک منظور ہوتی ہے تو پھر اس پر بحث بھی ہوگی ۔

جناب اسپیکر ۔
اس کو میں نے پورا سنا ہے جو کچھ متعلقہ ممبر صاحب نے کہا اس کو بھی سنا ہے ۔ میں نے اس تحریک التوا کو رول آوٹ کردیا ہے ۔

بیگم رضیہ رب ۔
جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ یہ مسئلہ اتنا سنگین نہیں ہے ۔ مگر یہ ان کی نظر میں اتنا سنگین نہیں ہے ۔ لیکن جن اساتذہ کی گرفتاریاں ہوئی ہیں ۔ جن کے گھروں پر یہ افتاد پڑی ہے ۔ یہ ان کے لئے تو سنگین ہے ہماری خواہش ہے کہ جب گفت وشنید جاری ہے تو گرفتاریاں بند کریں اور اس کا فیصلہ کریں ۔

جناب اسپیکر ۔
یہ تحریک تو رول آوٹ ہوگئی ہے اور اساتذہ سے بات چیت جاری ہے ۔

محمد صادق عمرانی ۔ جناب والا ! میں کچھ پوائنٹ آف آرڈر پر کہنا چاہتا ہوں اور وضاحت کرنا چاہتا ہوں ۔ کہ آپ بھی اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں کل تک آپ بھی جمہوریت کی بات کرتے تھے ۔ طبقاتی جدوجہد کی بات کرتے تھے مگر آج جب ایک طبقے پر ظلم ہو رہا ہے ان کے آدمی جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں ۔ اور ہم ان کی حقوق کی بات کرنا چاہتے ہیں ۔ ان پر بحث کرنا چاہتے ہیں ۔ آپ بھی تو جمہوریت کی بات کرتے تھے ۔ جمہوریت

کے لئے جدوجہد کی بات کرتے تھے۔ پھر آپ ان کے حق کی بات کیوں نہیں کرتے ہیں۔

مسٹر محمد سرور خان کاکڑ۔

جناب والا! اس کے متعلق وزیر صاحب نے بھی بتا دیا ہے آپ اس تحریک التواء کو اپنے چیمبر میں بھی رول آؤٹ کر سکتے تھے اس پر مزید بحث نہیں ہو سکتی ہے

جناب اسپیکر۔

اس تحریک التواء کے متعلق وزیر صاحب نے بتا دیا ہے میں اس کو رول آؤٹ کرتا ہوں۔

وزیر صنعت و حرفت۔

جناب والا! میں یہ بات کرنا چاہونگا۔ جس طرح پرسنل سوال پوچھا ہوتے ہیں سپلیمنٹری سوال پر وہ جتنا بولنا چاہیں بول سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تھا کہ سپلیمنٹری سوال پر جتنا بولنا چاہیے وہ بول سکتا ہے۔ پراونشل اسمبلی کے رولز میں ایسی کوئی بات نہیں ہے ٹائم کے بارے میں میں صوبائی اسمبلی اور نیشنل اسمبلی دونوں کے رولز کوٹ کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر۔

نیشنل اسمبلی کی بات نہیں ہو رہی ہے۔ آپ رولز ۸۴ کو دیکھیں

نواب محمد اسلم رئیسانی -

جناب والا ! میں وزیر خزانہ سے یہ پوچھنا چاہونگا کہ پچھلے دنوں بجٹ کے بعد انہوں نے اپنی پریس کانفرنس میں فرمایا تھا کہ ذاتی حکومت کو کانوے کروڑ روپے ادا نہیں کرے گی - لیکن اب انہوں نے پانچ کروڑ بیس لاکھ روپے کی ڈیمانڈ کی ہے قرضوں کی ادائیگی کے لئے میں ان سے کہونگا کہ وہ اس کی وضاحت کریں -

جناب اسپیکر -

اس کے لئے آپ کو موقع دیا جائے گا کہ آپ اس پر کل یا پرسوں بات کر سکیں گے -

نواب محمد اسلم رئیسانی -

جناب والا ! انہوں نے ضمنی بجٹ میں پانچ کروڑ بیس لاکھ روپے مانگے ہیں اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم مرکز کو سود ادا نہیں کرینگے - یہ ایسا مسئلہ ہے کہ میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے کیونکہ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ پانچ کروڑ بیس لاکھ روپے قرضوں کی ادائیگی کے لئے چاہیں - اور ۹۰-۱۹۸۹ء کے بجٹ کیلئے وہ کہتے ہیں کہ ہم سود ادا نہیں کرینگے میں اس ضمن میں ان سے وضاحت چاہونگا -

جناب اسپیکر -

آپ اس وقت ضمنی بجٹ پر بات کر سکتے ہیں - جب بجٹ پر عام بحث ہوگی تو وہ اس کی وضاحت کر دیں گے سپلیمنٹری بجٹ پر کوئی اور صاحب بات کرنا چاہتے

ہیں۔ یعنی ۸۹-۱۹۸۸ء کے ضمنی بجٹ پر کوئی بولنا چاہیں تو بول سکتے ہیں۔

سردار محمد خان باروزئی

جناب اسپیکر ہاؤس میں مجھے بڑا کنفیوژن محسوس ہو رہا ہے۔ سب سے پہلے میں آپ سے گذارش کرونگا کہ اس ہاؤس کے اندر آپ کی بات آپ کی رولنگ، ہدایات کو فوقیت حاصل ہونا چاہیے۔ اس کا تعلق چاہے حزب اقتدار سے ہو چاہے حزب اختلاف سے۔ میں انتہائی عاجزی سے یہ عرض کرونگا کہ آپکی نرمی ضرورت سے زیادہ ہے آپ ہاؤس میں یہ پیدا کریں گے۔ آپ کے حکم کو جو اس ہاؤس میں رولنگ کے ذریعہ دیا جائیگا نافذ کیا جائیگا۔ اگر آپ یہ مان جائیں تو پھر یہ کنفیوژن کبھی پیدا نہ ہو جب سے اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا ہے سپلیمنٹری سوالات اور پوائنٹ آف آرڈرز کے بارے میں ایسا لگتا ہے کہ اسی میں بات گذر جائے گی میں اپنی خواہشات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں۔ میں نہیں سمجھتا کہ میں کسی اور کو ریپرزنٹ کر رہا ہوں یا نہیں۔ میری گذارش ان حقیں میں نے آپ کے گوش گذار کر دیں۔

جناب والا! آج سپلیمنٹری بجٹ ۸۹-۱۹۸۸ء کے سلسلہ میں عام بحث کا دن ہے اس کے بارے میں رکن اسمبلی جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس دوران تحریک تو آسکتی ہے تحریک التواء نہیں آسکتی ہے۔ تحریک استحقاق ممبروں یعنی اس ہاؤس کا استحقاق۔ مگر تحریک التواء اس سے کہیں زیادہ اور بلند تر ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ سپلیمنٹری بجٹ یا سالانہ بجٹ ہو اس سلسلہ میں تحریک التواء کے مقاصد بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ استادوں کے بات سے بیٹھے بیٹھے مجھے یہ خواہش پیدا ہوئی کہ

تحریک التوا د نہیں پیش ہو سکتا تو کم از کم استادوں کی جو قوم کے استاد ہیں اور قوم کے بچوں کے استاد ہیں ان کے اوپر آج یہ تشدد یہ چیز اس گرمی میں وہ جیلوں کے اندر سیکڑوں کی تعداد میں جل رہے ہیں۔ سڑ رہے ہیں۔ ان کے لئے اس سلسلہ میں آج تحریک التواد کے ذریعہ اس معزز ایوان میں ان کی صورتحال بیان نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم میرا جذبہ یہ بن گیا ہے کہ جو کچھ مجھے سپلیمنٹری بجٹ پر کہنا تھا۔ سپلیمنٹری بجٹ کے حوالے سے جو کچھ کہنا ہے اور دیئے گئے مراعات کو آج سب کچھ میں اساتذہ کی طرف سے بات کرونگا۔

جناب اسپیکر۔

آپ کو جیسے معلوم ہے کہ جب کوئی مسئلہ رول آؤٹ ہو جائے تو اس پر آپ بات نہیں کر سکتے۔

سردار محمد خان باروزئی۔

جناب والا! آپ اس پر فریش رولنگ دیں کہ میں اس مسئلہ کو جنرل ڈسکشن میں نہیں اٹھا سکتا جناب والا! میں نے بڑی قربانی دی ہے میں بجٹ سے انگلش نہیں کرتا ہوں۔ میں اس بجٹ کے نقائص بیان کر سکتا ہوں۔ میں نے بڑی قربانی دی ہے میں نے اپنا استحقاق چھوڑ دیا ہے میں اس پہ بات نہیں کرونگا۔ میرے دوست احباب اور اس ایوان کے معزز ممبران بات کریں گے۔ میں اساتذہ کی بات تو یہاں لانا چاہتا ہوں۔ اور لا سکتا ہوں قانون کے مطابق اس پہ آپ رولنگ دے دیں۔

جناب اسپیکر۔

آپ اساتذہ پر بات کریں۔ جو بات کرنا چاہتے ہیں ۔

سردار محمد خان باروزئی ۔

جناب والا! میں اساتذہ کے بارے میں عرض کرونگا کہ یہاں یہ مسئلہ اٹھایا جائے اور پھر اس کے علاوہ جب یہ بات ہوئی اور سامنے آئی اور صبح سے یہ مسئلہ ہمارے سامنے آیا ہے ہمیں گورنمنٹ سائیڈ سے تو کم از کم ایسی کوئی کوشش نظر نہیں آتی جس کوشش کا ذکر ہمارے ایک وزیر سعید ہاشمی صاحب نے کیا ہے کہ وہاں کوشش ہو رہی ہے ؟ جو کوشش ہو رہی ہے یہ کب سے ہو رہی ہے آیا یہ بار آور ہوگی یا نہیں جب کسی مسئلے کو سلجھانے کی کوشش کی جاتی ہے تو ان اقدامات سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔ جو ان کوششوں کو سبوتاژ کرنے کے لئے ہیں ۔ جو متواتر گرفتاریاں کی جا رہی ہے ممکن ہے کہ وزیر تعلیم اپنی مصروفیت کی بناء پر ان کوششوں میں لگے ہوں اور صوبائی حکومت کی جانب سے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کر رہے ہوں ۔ لیکن میرے نکتہ نگاہ سے ان مسائل کو سلجھانے کے لئے گرفتاریوں کا جواز نہیں رہتا ۔ یہ حکومت بلوچستان کی اخلاقی اور پارلیمانی ذمہ داری ہے وہ اس مسئلہ کو حل کرے ورنہ استادوں کا مسئلہ الجھ کر یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے تین سو سے زائد استادوں کو پکڑ کر جیلوں میں ٹھونس دیا گیا ہے انہوں نے جمہوریت کے فوائد کا استعمال کرتے ہوئے اپنے ڈیمانڈز پیش کئے اس سے لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ اٹھا ۔ جناب اسپیکر میں نہیں سمجھتا کہ اسی طرح اساتذہ کو جیلوں میں ڈالنے سے یہ مسئلہ حل ہوگا ۔ اگر کوششیں جاری ہیں ۔ جیسا کہ ہاؤس میں اسٹیٹمنٹ

دیکھئے گفت وشنید جاری ہے لیکن ان کے ڈیمانڈز کے نمٹنے میں آپ بڑی سختی کرینگے تو کیا ہوگا۔ جناب والا جب تک انکو فی الفور رہا نہ کیا جائے ورنہ ایسا تو نہیں کہ آپ کسی آدمی کو مارتے پیٹتے رہے اور اسے کہیں کہ آؤ ہمارے ساتھ سمجھوتہ کرو یہ غیر فطری فعل ہے لہذا گورنمنٹ کو چاہیئے کہ ان کو رہا کرے اور گڈول کی فضا پیدا کریں لیکن انکو جیل میں بند کرنا انکے اجلاس کو روکنا لاٹھی چارج کرنا اور آنسو گیس کا استعمال کرنا یہ ساری چیزیں گورنمنٹ کی ڈسپوزل پر ہیں لہذا میں ان سے اپیل کرونگا اور امید کرتا ہوں کہ میری اپیل کا پرخلوص جواب دیا جائیگا۔ وہ لوگ جو جلوس نکال رہے ہیں اور جن لوگوں کی وہ پرورش کر رہے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو کل اس معزز ایوان میں آکر بیٹھیں گے لہذا وہ نرمی کے مستحق ہیں۔ یہ ان کا حق بنتا ہے کہ ان کے ساتھ نرمی کی جائے جمہوریت کے مطابق فی الفور رہا کیا جائے اور اس کے بعد انکے ساتھ بات چیت ہونا چاہیئے اور بعد میں سمجھوتہ ہونا چاہیئے۔ آخر میں ایک بار پھر اپیل کرونگا کہ انکی رہائی کی بات پہلے ہونی چاہیئے۔ تھینک یو۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور۔

جناب اسپیکر! اس معزز ایوان کے اراکین یہ جانتے ہیں کہ بلوچستان کی صوبائی حکومت نے موجودہ بجٹ بناتے وقت اور سپلیمنٹری بجٹ سے رقم میں جو ترجیحات موجود تھیں اس سے زیادہ ترجیح دی ہے صوبہ میں اساتذہ کا سب سے اونچا مقام ہے کیونکہ یہ حضرات ہمارے بچے اور بچیوں کو تعلیم دیتے ہیں۔ میں اس معزز ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ انکی عزت اور احترام ہمارے ذہنوں

میں ہے اور بالکل ایسے ہے جیسے کسی بھی اچھے شہریوں کی ہونی چاہیئے۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ حکومت کسی طور پہ بھی اپنے معزز اساتذہ کو انکے جمہوری حق سے جو اسلامی جمہوریت ملک میں رائج ہے سے محروم نہیں کرنا چاہتی۔ وہ جلسے جلوس کر سکتے ہیں۔ یہ انکا حق ہے اپنے مطالبات پیش کر سکتے ہیں اور وہ تمام ذرائع استعمال کر سکتے ہیں۔ جو کسی جمہوری ملک میں ہونا چاہیئے۔ اس حکومت نے انکو کبھی بھی نہیں روکا تاہم جو گرفتاریاں عمل میں آئی ہے۔ وہ صرف ایسی صورت میں ہوئی ہیں۔ جہاں ہمارے اساتذہ نے قانون اپنے ہاتھ میں لیا۔ انہوں نے سڑکوں کو بند کیا ٹریفک روکی۔ اساتذہ نے اپنے مطالبات پیش کرتے ہوئے صرف اور صرف جذبات میں آکر قانون کو اپنے ہاتھ میں لیا۔ حکومت نے یقیناً شہریوں کو نہیں روکا یہ انکا جمہوری حق ہے نیز حکومت قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے انکو کبھی نہیں روکے گی۔

جناب اسپیکر گفت وشنید کا عمل جاری ہے جہاں تک ممکن ہو سکے یہ حکومت اپنے وسائل میں رہتے ہوئے اور قانون کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے گفت وشنید کر رہا ہے اور اسے پایہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریگی۔ تاہم وہ اساتذہ جنہوں نے قانون شکنی کی ہے اور اسکے نتیجہ میں جیل میں ہیں انکو بھی آزاد کر دیا جائیگا

میر محمد صادق عمرانی۔ (پوائنٹ آف آرڈر)

جناب اسپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پہ بولنا چاہتا ہوں۔ وزیر موصوف نے کہا کہ انہوں نے قانون شکنی کی ہے میں سمجھتا ہوں اساتذہ انسانیت کی نشوونما اور بچوں کی ذہنی پرورش کرتے ہیں۔ وزیر موصوف نے کبھی ایسی بات کہی جو ضیاء الحق

کہتا تھا کہ اس ملک میں کوئی بھی سیاسی تبدیلی نہیں ہے ۔ لہذا ہم وزیر موصوف سے کی اس بات پر احتجاج اور افسوس کرتے ہیں۔ انہوں نے اساتذہ کی توہین کی ہے ۔

ضمنی مطالبات زر برائے سال ۱۹۸۸-۸۹

جناب اسپیکر۔ اب ضمنی مطالبات زر پر ووٹنگ ہوگی ۔

میر صابر علی بلوچ ۔ جناب اسپیکر۔ کیا اب وائینڈاپ کرنا ہے ؟

جناب اسپیکر۔ اگر کوئی معزز رکن ضمنی بجٹ پر کچھ کہنا چاہیں تو اجازت ہے

حاجی نور محمد صراف ۔ جناب اسپیکر ! ضمنی بجٹ میں کوئٹہ شہر میں روڈوں کی تعمیر کے لئے چار کروڑ روپے رکھے گئے تھے لیکن میں نے اس بارے میں دیکھا ہے کیونکہ ہم کوئٹہ شہر میں ادھر ادھر گئے لیکن ہمیں کوئی کام نظر نہیں آیا اس سلسلہ میں برائے مہربانی وضاحت کی جائے ۔ کہ یہ پیسہ کہاں کہاں اور کن کن روڈوں پر خرچ کیا گیا ہے اس معزز ہاؤس کو اس بارے میں مطلع کیا جائے ۔

وزیر قانون و پارلیمانی ۔ جناب اسپیکر ! معزز رکن اس بارے میں جو کچھ جاننا چاہتے ہیں وہ سوال کی شکل میں دیدیں ۔

جناب اسپیکر۔ جی آپ سوال دیدیں۔

حاجی نور محمد صراف

جناب اسپیکر۔ یہ سوال نہیں ہے بلکہ ضمنی بجٹ کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ رقم جو مختص کی گئی تھی ہم نے شہر کے اطراف میں دیکھا ہے مگر کوئی کام نظر نہیں آیا چار کروڑ روپے کہاں خرچ ہوئے ہیں۔ میں عرض کرونگا اگر کام نہیں ہوا یا کام جاری ہیں۔ تو ان کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ میں یہ بات حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔

معزز رکن بڑے خوبصورت انداز میں اپنی بات حکومت کے نوٹس میں لائے ہیں۔ اور بڑے خوبصورت انداز میں یقین دہانی چاہتے ہیں۔

حاجی نور محمد صراف۔

جناب اسپیکر۔ مجھے اس کی یقین دہانی کرائی جائے۔

جناب اسپیکر۔ آپ سوال کے ذریعے یہ معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔

حاجی نور محمد صراف۔ جناب والا مجھے شکوہ ہے کہ کام نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر۔ آپ گلہ شکوہ نہ کریں بلکہ براہ راست سوال دیں۔

ضمنی بجٹ برائے سال سنہ ۱۹۸۸-۸۹ کے مطالبات زر کی منظوری پر رائے شماری

جناب اسپیکر۔ ضمنی بجٹ بابت سال ۱۹۸۸ء-۸۹ء کی منظوری کے لیے رائے شماری ہوگی۔ وزیر خزانہ تحریک پیش کریں

مطالبہ نمبر ۱۔

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۶۶ لاکھ ۵۸ ہزار ۸ سو ۲۷) ۳۰۶۶۰۵۱۰۱۲۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "نظم ونسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔

تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو (۳ کروڑ ۶۶ لاکھ ۵۸ ہزار ۸ سو ۲۷) ۳،۶۶،۵۸،۸۲۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ

۳۰ رجون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "نظم ونسق عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۲

وزیر خزانہ جناب اسپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۵ لاکھ ۴۷ ہزار ۹ سو ۹۸) ۵،۴۷،۹۹۸/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "عدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر اسپیکر۔
تحریک یہ ہے ایک رقم جو (۵ لاکھ ۴۷ ہزار ۹ سو ۹۸) ۵،۴۷،۹۹۸/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "عدالتی نظام" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۳۔

وزیر خزانہ ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۷ لاکھ ۱۷ ہزار ۹ سو ۲۷) ۷،۱۷،۹۲۷ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ

مد "کھیل اور تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو (۷ لاکھ ۱۷ ہزار ۹ سو ۲۷) ۹۲۷/- ، ۱۷ ، ۷ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر... کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "کھیل اور تفریحی سہولیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۴۸

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۵۰ لاکھ) ۵۰،۰۰،۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری (امداد)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو (۵۰ لاکھ) ۵۰،۰۰،۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری (امداد)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۵ ۔

وزیر خزانہ ۔ جناب اسپیکر میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (ایک کروڑ ۹۷ لاکھ ۲۰ ہزار) -/۱،۹۷،۲۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "لا اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

جناب اسپیکر ۔ تحریک یہ ہے ایک رقم جو ایک کروڑ ۹۷ لاکھ ۲۰ ہزار) -/۱،۹۷،۲۰،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "لا اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۶ ۔

وزیر خزانہ ۔

جناب اسپیکر ! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۳۲ کروڑ ۸۲ لاکھ ۲۷ ہزار) -/۳۲،۸۲،۲۷،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو ، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "کمیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۲ کروڑ ۸۲ لاکھ ۲۷ ہزار ۳۲،۸۲،۲۷،۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "کمیونٹی سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

مطالبہ نمبر ۷۔

وزیر خزانہ۔ جناب اسپیکر! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو (۵۰ کروڑ ۴۳ لاکھ ۹۶ ہزار) ۵۰،۴۳،۹۶،۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ ایک رقم جو (۵۰ کروڑ ۴۳ لاکھ ۹۶ ہزار) ۵۰،۴۳،۹۶،۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۸۹ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ (تحریک منظور کی گئی)

میر محمد صادق عمرانی۔ (پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا! اسپیکر صاحب جس طرح معزز ممبر نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہ

سوال کیا آپ نے اس پہ کوئی رولنگ نہیں دی کیمونٹی سروسز کیا ہے کیا میں ان سے پوچھ سکتا ہوں ۔ آخر یہ کیا چیز ہے پھر اس کے بعد آپ اسے منظور کریں ۔ انہوں نے پوائنٹ آف آرڈر پہ کھڑے ہو کر بات کی ہے ۔

جناب اسپیکر۔ آپ بیٹھ جائیں ۔

میر محمد صادق عمرانی ۔

میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے کہ جس طریقے سے وزیر صاحب نے مطالبہ نمبر کیمونٹی سروسز کی بات کی ہے اسکی وضاحت کریں دوسری میری سمجھ میں نہیں آتا ہے ۔ مطالبہ نمبر، میں کہا گیا ہے کہ اکنامکس سروسز کیا ہے کیا مصیبت ہے کیا بلا ہے ؟

جناب اسپیکر۔

یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے ۔

میر محمد صادق عمرانی ۔

جناب والا ! ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ آخر یہ کیا ہے ؟ مجھ سے پہلے ایک ممبر نے بھی پوچھا تھا ۔

جناب اسپیکر۔ اس کی تفصیل موجود ہے ۔

جام میر یوسف ۔ جناب والا! جس طرح اسمبلی کا پروسیجر ہے کہ وزیر خزانہ کو پورا کرنے دیں ۔ اگر حزب اختلاف کو کوئی مخالفت کرنی ہے تو وہ کٹ موشن کے ذریعہ ہر نمبر پر اعتراض کر سکتے ہیں ۔

جناب اسپیکر ۔

وہ تو منظور ہو گیا ۔

مسز رضیہ رب ۔

(پوائنٹ آف آرڈر) جناب والا مطالبات زر منظور ہو چکے ہیں ۔ اب اسکے بعد ہم کیا کہہ سکتے ہیں ۔ اور کیا ہو سکتا ہے ۔

جناب اسپیکر ۔

ضمنی مطالبات زر بابت سال ۱۹۸۸ ۸۹ ء منظور ہوئے اور ضمنی بجٹ برائے سال ۱۹۸۸ ۸۹ پاس ہو گیا ۔ معزز اراکین! اسمبلی کا اجلاس کل مورخہ ۲۰ جون ۱۹۸۹ ء صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے ۔

(اسمبلی کا اجلاس گیارہ بجکر چالیس منٹ پر اگلی صبح مورخہ ۲۰ جون بروز سہ شنبہ صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)